واقعہ کربلا

پس منظر، حقائق اور نتائج

(حصہ اول)

شیخ طریقت متکلم اسلام
مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

خانقاہ حنفیہ، مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

فہرست

شہادت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے بعد: 4

حضرت امیر معاویہ سے خوشگوار تعلقات: 4

یزید کی تخت نشینی اور بیعت کی ناکام خواہش: 5

حاکم مدینہ ولید کا پیغام: 5

عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی مکہ روانگی: 5

حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی مکہ روانگی: 5

عبد اللہ بن مطیع رضی اللہ عنہ کا خیر خواہانہ مشورہ: 6

حاکم مدینہ عمرو بن سعید اشدق: 6

عمرو بن زبیر کی مکہ کی طرف لشکر کشی: 6

عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے نام پیغام: 7

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی پاس اہل کوفہ کے خطوط و وفود: 7

مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ کے ہاتھ اہل کوفہ کے نام خط: 8

کوفہ کی صورتحال: 8

مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ کا خط اور مبارک خواہشات: 8

کوفہ کی جانب سفر کا ارادہ اور محبین کے مشورے: 9

حالات کی تبدیلی: 9

نیا حاکم کوفہ عبید اللہ بن زیاد: 10

مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ سے ابن زیاد کا رویہ: 10

مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ کا 70 سپاہیوں سے مقابلہ: 10

مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ سے عہد شکنی: 10

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے نام پیغام: 11

ارادے کی مضبوطی اور منزل کی جانب مسلسل سفر: 11

مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ کی شہادت: 12

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ کی کروڑوں رحمتیں نازل ہوں حسین بن علی رضی اللہ عنہما پر جنہوں نے میدان کربلا میں اپنی اور اپنے خاندان والوں کی قربانی دے کر قیامت تک آنے والی امت پر احسان عظیم فرمایا ہے۔

دین اسلام کے لیے آپ رضی اللہ عنہ کے صبر واستقامت سے سبق لینے کی ضرورت ہے۔ اسی ضرورت کے پیش نظر آپ رضی اللہ عنہ کی شہادت کا مستند واقعہ اختصار و جامعیت کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے تاکہ ہمیں اس بات کا خوب اچھی طرح احساس ہو کہ یہ دین ہم تک کتنی قربانیوں کے بعد پہنچا ہے۔ حضرات صحابہ کرام اور اہل بیت عظام رضی اللہ عنہم نے اس لیے پہنچایا ہے کہ اس پر عمل کیا جاتا رہے۔

شہادت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے بعد:

خلیفہ چہارم حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی شہادت کے بعد حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کی گئی، آپ رضی اللہ عنہ چھ ماہ کے بعد حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں دستبردار ہو گئے اور اُن کے ہاتھ پر خود بھی اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے بھی بیعت کر لی۔

حضرت امیر معاویہ سے خوشگوار تعلقات:

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا اپنے عہد میں حسنین کریمین رضی اللہ عنہما سے انتہائی محبت بھرا تعلق رہا۔ آپ رضی اللہ عنہ دونوں کا بہت زیادہ اعزاز و اکرام فرماتے انہیں مرحبا کہتے اور قیمتی عطیات ان کی خدمت میں ہدیہ کرتے۔

یزید کی تخت نشینی اور بیعت کی ناکام خواہش:

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد یزید تخت نشین ہوا۔ یزید نے اقتدار سنبھالتے ہی والی مدینہ ولید بن عتبہ بن ابی سفیان کو خط لکھا کہ حسین بن علی، عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن زبیر (رضی اللہ عنہم) کو میری بیعت کرنے پر مجبور کرو اور اس معاملے میں انہیں مہلت نہ دو۔

حاکم مدینہ ولید کا پیغام:

ولید نے عبداللہ بن عمرو بن عثمان رضی اللہ عنہ کو بھیجا کہ جاؤ حسین بن علی اور عبداللہ بن زبیر (رضی اللہ عنہم) کو میرے پاس لے آؤ! اس نے جا کر دونوں کو والی مدینہ کا پیغام پہنچایا۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ چند جوانوں کے ساتھ ولید کے پاس پہنچے۔ولید نے یزید کا خط آپ کے سامنے رکھا۔ جس میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے انتقال کی خبر تھی اور اپنی بیعت کی خواہش کا اظہار تھا۔ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات پر اظہار افسوس کیا اور بیعت والے معاملے کو فراموش کر دیا۔

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی مکہ روانگی:

دوسری طرف حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ اپنے بھائی جعفر رضی اللہ عنہ کو ساتھ لے کر راتوں رات مدینہ سے مکہ مکرمہ تشریف لے گئے۔

حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی مکہ روانگی:

حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے بھی مدینہ سے مکہ مکرمہ کی طرف سفر شروع کیا، حضرت حسین رضی اللہ عنہ جب مدینہ سے مکہ کی طرف جا رہے تھے تو

راستے میں عبداللہ بن مطیع رضی اللہ عنہ ملے، پوچھا کہ کہاں کا ارادہ ہے؟ حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ابھی مکہ مکرمہ جارہا ہوں۔ اس کے بعد استخارہ کروں گا کہ کہاں جاؤں؟

عبداللہ بن مطیع رضی اللہ عنہ کا خیر خواہانہ مشورہ:

عبداللہ بن مطیع رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ آپ مکہ مکرمہ میں ہی رہیں اس میں خیر ہے کوفہ کی جانب رخ نہ کریں وہاں کے لوگوں کے آپ کے والد سے وفا نہیں کی۔ آپ سے بھی نہیں کریں گے۔ الغرض حضرت حسین رضی اللہ عنہ بھی مکہ مکرمہ پہنچ گئے۔

حاکم مدینہ عمرو بن سعید اشدق:

یزید کو جب یہ معلوم ہوا کہ دونوں حضرات مدینہ سے چلے گئے ہیں تو اس نے مدینہ کے حاکم ولید بن عتبہ بن ابی سفیان کو معزول کر دیا اور ان کی جگہ عمرو بن سعید اشدق کو حاکم مدینہ مقرر کر دیا۔

عمرو بن زبیر کی مکہ کی طرف لشکر کشی:

اس کی فوج میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کا بھائی عمرو بن زبیر بھی تھا، بعض معاملات کی وجہ سے دونوں بھائیوں میں شدید اختلاف تھا۔ عمرو بن زبیر نے پہلے تو ان لوگوں کو تشدد کا نشانہ بنایا جو حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے حامی تھے۔ اس کے بعد والی مدینہ عمرو بن سعید اشدق کے مشورے سے دو ہزار کا لشکر لے کر مکہ مکرمہ کی طرف روانہ ہوا تا کہ حضرت عبداللہ بن زبیر اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو گرفتار کر سکے۔

اس موقع پر ابو شریح خزاعی نے عمرو بن سعید کو اس کام سے روکا کہ اس سے مکہ کی حرمت پامال ہو گئی جو لوگ حرم میں پناہ گزین ہیں ان کی گرفتاری کے لیے فوج بھیجنا اللہ کی مقرر کردہ حدود کو توڑنا ہے جو کہ حرام ہے۔ مگر عمرو بن سعید نے کوئی بات نہ مانی۔

عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کے نام پیغام:

عمرو بن زبیر دو ہزار کا لشکر لے کر مکہ روانہ ہوا۔ مکہ سے باہر ایک جگہ پڑاؤ ڈالا اور اپنے بھائی حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیجا کہ مجھے یزید نے حکم دیا ہے کہ آپ کو گرفتار کروں لیکن میں مکہ مکرمہ میں لڑائی جھگڑے کو مناسب نہیں سمجھتا اس لیے آپ خود کو میرے حوالے کر دیں۔ حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے اپنے لوگوں کو مقابلے کے لیے بھیجا انہوں نے عمرو بن زبیر اور اس کے لشکر کو شکست دی۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی پاس اہل کوفہ کے خطوط و وفود:

حضرت حسین رضی اللہ عنہ یہاں تین سے چار ماہ تک قیام فرمایا۔ کوفہ کے لوگوں کو جب معلوم ہوا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ انتقال فرما گئے ہیں، یزید تخت نشین ہوا ہے، حضرت حسین رضی اللہ عنہ اور حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے یزید کی بیعت کرنے سے انکار کر دیا ہے تو وہ لوگ کوفہ میں سلیمان بن صرد کے مکان پر جمع ہوئے، حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ آپ ہمارے پاس تشریف لائیں ہم سب آپ کے ہاتھ پر بیعت کرنے کو تیار ہیں۔ اس کے بعد خطوط کا ایک طویل سلسلہ شروع ہوا جن میں یزید کی شکایات،

اس کے خلاف اپنی حمایت و نصرت اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر بیعت کرنے کا یقین دلایا گیا تھا۔ خطوط کے ساتھ ساتھ کوفہ والوں کے چند وفود بھی حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے پاس روانہ کیے۔

مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ کے ہاتھ اہل کوفہ کے نام خط:

آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے چچازاد حضرت مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ کو کوفہ بھیجا اور ان کے ہاتھ ایک خط بھی اہل کوفہ کے نام لکھا جس کا مضمون یہ تھا:

"بعد از سلام مسنون! مجھے آپ لوگوں کے خطوط ملے جس سے حالات کا اندازہ ہوا۔ میں اپنے معتمد چچازاد حضرت مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ کو آپ کے پاس بھیج رہا ہوں تاکہ وہ حالات کا جائزہ لے کر مجھے بذریعہ خط مطلع کرے۔ ان کی طرف سے حالات کی بہتری کی اطلاع آئے گی تو میں کوفہ آجاؤں گا۔"

کوفہ کی صورتحال:

جب مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ کوفہ پہنچے یہاں کے حالات سے اندازہ لگایا کہ لوگ یزید سے نفرت کرتے ہیں اور حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی بیعت کے لیے بے چین ہیں۔ یہ دیکھ کر حضرت مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے لیے بیعت لینا شروع کر دی۔ چند دنوں میں صرف کوفہ کے تقریباً 18000 افراد نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے لیے بیعت کرلی۔

مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ کا خط اور مبارک خواہشات:

حضرت مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ کو یہ اطمینان ہو گیا کہ حضرت

حسین رضی اللہ عنہ تشریف لائیں تو پورا عراق ان کی بیعت کرلے گا حجاز مقدس کے لوگ پہلے ہی سے ان سے محبت کرنے والے اور تابع دار ہیں۔ اس لیے ملت اسلامیہ کے سر سے یزید کی مصیبت ختم ہو سکتی ہے، ایک صحیح اور مضبوط ریاست قائم ہو سکتی جس میں اسلام کی سربلندی، تقویٰ، انصاف اور امن ہو گا۔ ان مبارک خواہشات اور حالات کے پیش نظر انہوں نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ حالات ساز گار ہیں آپ تشریف لائیں۔

کوفہ کی جانب سفر کا ارادہ اور محبین کے مشورے:

جب یہ خط حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی طرف لکھ دیا گیا خط حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو پہنچا آپ نے کوفہ کی طرف سفر شروع کیا۔ اس موقع پر آپ کے بھائی محمد بن حنفیہ نے آپ کو خیر خواہانہ مشورہ دیا کہ آپ کوفہ نہ جائیں۔ اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمر اور عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہم نے بھی کوفہ جانے سے روکا۔ مگر آپ اپنی خلوص نیت کی بنیاد پر یہ سمجھتے تھے کہ میرے جانے سے وہاں کے لوگوں کا فائدہ ہو گا۔ اس لیے ان کے مشورے کے باوجود بھی سفر کا ارادہ ملتوی نہ کیا اور کوفہ کی طرف چل پڑے۔

حالات کی تبدیلی:

آپ سفر میں تھے کہ کوفہ کے حالات نے پلٹا کھایا، یزید کو معلوم ہوا کہ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ جو کوفہ کے حاکم ہیں ان کی موجودگی میں حضرت مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے لیے بیعت لے رہے ہیں تو اس نے حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کو معزول کر دیا۔

نیا حاکم کوفہ عبید اللہ بن زیاد:

اس کے بعد عبید اللہ بن زیاد کو کوفہ کا حاکم مقرر کر دیا۔ اور اس کی طرف یہ خط لکھا کہ فوراً کوفہ جاؤ! حضرت مسلم بن عقیل کو کوفہ سے نکالو، یا اسے گرفتار کر کے میرے پاس لے آؤ یا قتل کر دو۔

مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ سے ابن زیاد کا رویہ:

عبید اللہ بن زیاد نے کوفہ کا حاکم بنتے ہی حضرت مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ کو تنگ کرنا شروع کر دیا، حالات ایسے بن گئے تھے کہ ابن زیاد کے سپاہی حضرت مسلم بن عقیل کو گرفتار یا پھر قتل کرنے کے لیے کوفہ کے گلی کوچوں میں پھر رہے تھے۔ مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ پہلے مختار بن ابی عبید کے گھر میں مقیم تھے، مخبری ہوئی تو ہانی بن عروہ کے گھر میں چلے گئے، وہاں سے بلال کے گھر پہنچے، جب بلال نے محسوس کیا کہ ہم پکڑے جائیں گے تو اس نے بھی مخبری کر دی۔

مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ کا 70 سپاہیوں سے مقابلہ:

ابن زیاد نے محمد بن اشعث کی زیر قیادت 70 افراد کا دستہ گرفتاری کے لیے بھیجا، حضرت مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ نے ان کا ڈٹ کر مقابلہ کیا، اس موقع پر محمد بن اشعث نے مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ سے کہا کہ میں آپ کو پناہ دیتا ہوں اپنی جان کو ہلاک نہ کرو یہ لوگ تمہارے چچازاد بھائی ہیں یہ تمہیں قتل نہیں کریں گے۔

مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ سے عہد شکنی:

70 افراد کا تن تنہا مقابلہ کرتے کرتے جب حضرت مسلم بن عقیل

رضی اللہ عنہ زخمی ہو کر ایک دیوار کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھے۔ ان کو ایک سواری پر سوار کر دیا گیا اور ہتھیار لے لیے گئے، حضرت مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ پہلی عہد شکنی ہے کہ امن دینے کے بعد ہتھیار چھینے جا رہے ہیں۔

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے نام پیغام:

اس موقع پر حضرت مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ روئے، محمد بن اشعث نے تسلی دی کہ فکر نہ کریں آپ کے ساتھ کوئی ناخوشگوار واقعہ پیش نہیں آئے گا۔ حضرت مسلم بن عقیل نے فرمایا کہ میں اپنے لیے نہیں روتا بلکہ حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہ کے لیے رو رہا ہوں جن کو میرا خط مل چکا ہو گا اور وہ چند دنوں میں کوفہ پہنچنے والے ہوں گے اور یہاں پہنچ کر تمہارے ہاتھوں اس مصیبت میں گرفتار ہوں گے جس میں اس وقت میں گرفتار ہوں۔ محمد بن اشعث کو کہا کہ آپ نے مجھے پناہ دی ہے لیکن حالات ایسے ہیں کہ آپ بے بس ہو جاؤ گے مجھے قتل کر دیا جائے گا۔

کم از کم میری ایک بات مانو کہ ایک قاصد حضرت حسین کی طرف بھیجو جو ان کو میری اس حالت کی اطلاع کر دے۔ اور اُن کو میرا یہ پیغام دے کہ آپ اپنے قافلے والوں کے ہمراہ واپس لوٹ جائیں کوفہ نہ آئیں۔

ارادے کی مضبوطی اور منزل کی جانب مسلسل سفر:

محمد بن اشعث نے حضرت مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ سے وعدہ کیا کہ میں ایک قاصد حضرت حسین کی طرف بھیجتا ہوں۔ چنانچہ اپنے وعدے کے مطابق ایک شخص کو حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی طرف بھیجا۔ حضرت حسین

رضی اللہ عنہ اس وقت مقام زیالہ تک پہنچ چکے تھے۔ یہاں ان کو حضرت مسلم بن عقیل کا پیغام ملا۔ اس کے باوجود آپ نے ارادہ ملتوی نہ کیا بلکہ آگے کی جانب بڑھتے رہے۔

مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ کی شہادت:

محمد بن اشعث حضرت مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ کو امان دے کر ابن زیاد کے دربار میں لایا، اور ابن زیاد سے کہا کہ میں نے ان کو پناہ دی ہے، ابن زیاد نے غصے سے کہا کہ میں نے تمہیں امان دینے کے لیے نہیں گرفتار کرنے کے لیے بھیجا تھا اور حضرت مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ کو قتل کرا دیا۔

جاری ہے......

اللہ کریم ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔
آمین بجاہ النبی الکریم صلی اللہ علیہ وسلم

والسلام

پیر، یکم اگست، 2022ء